سورة
الملک

آیات 18-23

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۱۸﴾

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَہُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ ؕۘ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا

الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍۭ بَصِیۡرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ ہُوَ جُنۡدٌ لَّکُمۡ

یَنۡصُرُکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ ؕ اِنِ الۡکٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِیۡ غُرُوۡرٍ ۚ﴿۲۰﴾

اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ یَرۡزُقُکُمۡ اِنۡ اَمۡسَکَ رِزۡقَہٗ ۚ بَلۡ لَّجُّوۡا فِیۡ عُتُوٍّ وَّ نُفُوۡرٍ

﴿۲۱﴾ اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُکِبًّا عَلٰی وَجۡہِہٖۤ اَہۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ

مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۲﴾ قُلۡ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ

الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ سنن دارمی:جلد دوم:حدیث نمبر 1214

حدیث مرفوع

جبیر بن نفیر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ نے سورت بقرہ کو دو ایسی آیات کے ذریعے ختم کیا ہے جو اس کے عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے مجھے دی گئی ہیں تم ان کا علم حاصل کرو اور اپنی خواتین کو ان کی تعلیم دو کیونکہ یہ دونوں نماز اور قرآن اور دعا کا حصہ ہیں

وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ۱۸

وَلَقَدۡ - اور بیشک

كَذَّبَ - جھٹلایا

الَّذِيۡنَ - ان لوگوں نے جو

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ - ان سے پہلے تھے

فَكَيۡفَ - تو پھر کیسا؟

كَانَ - تھا

نَكِيۡرِ - میرا انکار

وہ قومیں ہیں جو کفار مکہ سے قبل ہو گزریں اور جنہوں نے پیغمبروں کا جھٹلایا۔ مثلا قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، وغیرہ

اصل میں نَكِيۡرِی تھا ی متکلم گر گیا ہے

وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۱۸﴾

اِن سے پہلے گزرے ہوئے لوگ جھٹلا چکے ہیں۔ پھر دیکھ لو
کہ میری گرفت کیسی سخت تھی۔

But indeed men before them rejected (My warning): then how (terrible) was My rejection (of them)?

آیت 18

تاریخ سے سبق لینے کی ہدایت

- مخالفین (کفارِ مکہ) کو تنبیہ - اگر یہ عذاب تم پر ابھی نہیں آیا تو اسکے سبب اسکا مذاق مت اڑاؤ-
- پچھلی قوموں کی سرگذشت سے سبق سیکھو- انہوں نے اس انذار کا مذاق اڑایا تو عذاب ان پر مسلط ہو کر رہا
- سیلاب، زلزلوں، آندھیوں اور طوفانوں کی شکل میں آئے عذاب نے ان کو برے طریقے سے ہلاک کر ڈالا
- انکے تباہ شدہ خاموش شہر درسِ عبرت کے طور پر باقی ہیں

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ

اَوَلَمۡ - کیا نہیں

یَرَوۡا - تم دیکھتے

اِلَی الطَّیۡرِ - پرندوں کی طرف - طیر طائر کی جمع ہے

فَوۡقَهُمۡ - اپنے اوپر

صٰٓفّٰتٍ - پر کھولے (صف باندھے)

- صَفٌّ سے صَآفَّةٌ (اسم فاعل واحد مؤنث)
- صَآفَّةٌ کی جمع صٰٓفّٰتٍ (اسم فاعل جمع مؤنث)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ

وَّيَقْبِضْنَ - اور سکیڑتے (ہوئے وہ پرندے)

- وہ پر سمیٹے ہیں
- قَبَضَ: بند کرنا، تنگی کرنا، پکڑنا
- یہ دو الفاظ ایک دوسرے کے متضاد کے طور پہ استعمال ہوئے ہیں
- اردو میں : قبضہ، مقبوض، مقبوضہ، قابض، انقباض (طبیعت یا دل کا تنگ ہونا - گھٹن)

مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾

مَا - نہیں

يُمْسِكُهُنَّ - تھامے ہوئے انہیں

- مادہ م س ک مسک: کسی چیز کو روک لینا، کسی چیز سے چمٹ جانا

اِلَّا الرَّحْمٰنُ - سوائے رحمٰن کے

اِنَّهٗ - بے شک وہ

بِكُلِّ شَيْءٍۢ - ہر چیز کا

بَصِيْرٌ - خوب دیکھنے والا ہے

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا
يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝١٩

کیا یہ لوگ اپنے اوپر اڑنے والے پرندوں کو پر پھیلائے اور سکیڑتے نہیں دیکھتے؟ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھامے ہوئے ہو۔ وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔

Do they not observe the birds above them, spreading their wings and folding them in? None can uphold them except (Allah) Most Gracious: Truly it is He that watches over all things.

آیت 19- کائنات میں فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ

- کائنات میں ہر چیز اللہ ہی کے تھامے تھمی ہوئی ہے
- بظاہر ایک چھوٹے سے عمل کی طرف اشارہ- کہ تمہارے سروں کے اوپر فضا میں جو پرندے اڑ رہے ہوتے ہیں پر کھول کر بھی اور سمیٹ کر بھی- دونوں حالتوں میں اللہ انہیں تھامے ہوتا ہے
- اسی پہ قیاس کرو اس کائنات کے لامتناہی سلسلۂ نجوم و کواکب کو- ان کا چلانے والا، ان کو قائم رکھنے والا کون ہے؟ سوائے رحمٰن کے
- کچھ پرندوں پہ ہی موقوف نہیں ہے بلکہ وہ ہر چیز کی دیکھ بھال کر رہا ہے - اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ

اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّـكُمۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ ؕ

اَمَّنۡ (اَمْ + مَنْ) : اَمْ : کیا، بھلا، خواہ مَنْ : کون

هٰذَا - ہے یہ

الَّذِىۡ هُوَ - جو وہ

جُنۡدٌ - ایک لشکر جس کی جمع جنود ہے

لَّـكُمۡ - تمہارے لیئے

يَنۡصُرُكُمۡ - (جو) مدد کرے تمہاری

مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ - سوائے رحمٰن کے

اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۚ ﴿٢٠﴾

اِنِ - نہیں ہیں

الْکٰفِرُوْنَ - یہ کافر

اِلَّا - مگر

فِیْ غُرُوْرٍ - دھوکے میں

اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّكُمۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ
الرَّحۡمٰنِ‌ؕ اِنِ الۡكٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِىۡ غُرُوۡرٍ‌ۚ ۲۰

بھلا وہ کونسا لشکر تمہارے پاس ہے جو رحمان کے مقابلے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ منکرین دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں

Nay, who is there that can help you, (even as) an army, besides (Allah) Most Merciful? In nothing but delusion are the Unbelievers.

آیت 20

اللہ کے مقابلے میں کوئی لشکر کام نہیں آسکتا

- سوال کیا گیا ہے — (جب تم عذاب کا مطالبہ کر رہے ہو) اللہ کے مقابلے میں تمہارا لشکر تمہاری مدد کر سکتا ہے؟
- افسوس کا اظہار کیا گیا- کہ یہ نہ ماننے والے اس معاملے میں سخت دھوکے کا شکار ہیں- (کہ اس عذاب کے مقابلے میں انہیں کوئی چیز بچا سکے گی) ان پر دھوکے ، جہالت اور غفلت کے پردے پڑے ہیں
- عذابِ الٰہی کا ایک ہلکا سا جھونکا بھی انکے قلعے اور حصار خس و خاشاک کی طرح اڑا کے رکھ دیگا (پوری انسانی تاریخ اس پہ شاہد ہے)

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ۔

أَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِىْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

أَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ - بھلا وہ کون ہے جو

يَرْزُقُكُمْ - رزق دے تم کو

اِنْ - اگر

اَمْسَكَ - روک لے

- مادہ م س ک
- مسک : کسی چیز کو روک لینا، کسی چیز سے چمٹ جانا
- مُمسِّک : بخیل   رِزْقَهٗ - اسکا رزق

اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ يَرۡزُقُكُمۡ اِنۡ اَمۡسَكَ رِزۡقَهٗ‌ ۚ بَلْ لَّجُّوۡا فِىۡ عُتُوٍّ وَّنُفُوۡرٍ ﴿۲۱﴾

بَلۡ - لیکن، بلکہ، مزید براں

Retraction particle حرفِ اضراب

(پہلے حکم کو برقرار رکھ کر اسکے بعد والے کو اس پر مزید اضافہ کر دینا)

لَّجُّوۡا - اڑے ہوئے ہیں they persist مادہ : ل ج ج

- لَجَّ يَلَجُّ: اڑنا، ضد کرنا، نہ چھوڑنا۔ کسی ممنوعہ کام میں بڑھتے چلے جانا
- لُجِّي: گہرائی لجاج: (اصرار) سمندروں کی لہروں کا تواتر و تسلسل
- اردو میں: لجاجت (مسلسل اظہار خوشامد)، لجہ (ندی)

فِىۡ عُتُوٍّ - سرکشی (شرارت، نافرمانی) میں

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِىْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

عُتُوٍّ

- **عَتَا يَعْتُوْا** تکبر کرنا، اطاعت سے اکڑ جانا، حد سے بڑھ جنا

وَّنُفُوْرٍ - اور حق سے گریز

- **ن ف ر**
- **نَفَرَ يَنْفِرُ** : سفر کرنا، بھاگنا، دور ہونا، ہٹ جانا (حق سے)
- **نَفَّرَ** : نفرت کرنا (اردو میں مستعمل ہے) (11)
- **اردو میں** : نفرت، تنفیر، منافرت، نفیر (اعلانِ عام)، نفر

أَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ يَرۡزُقُكُمۡ اِنۡ اَمۡسَكَ رِزۡقَهٗ‌ ۚ بَلۡ لَّجُّوۡا
فِىۡ عُتُوٍّ وَّنُفُوۡرٍ ﴿۲۱﴾

یا پھر بتاؤ، کون ہے جو تمہیں رزق دے سکتا ہے اگر رحمان اپنا
رزق روک لے؟ دراصل یہ لوگ سرکشی اور حق سے گریز پر
اڑے ہوئے ہیں۔

Or who is there that can provide you with Sustenance if He were to withhold His provision? Nay, they obstinately persist in insolent impiety and flight (from the Truth).

آیت 21

مزید تاکید (پانچویں عقلی دلیل)

- وہ ہستی جو تمہیں رزق دیتی ہے اگر وہ تمہارا رزق (Provision of life) روک لے تو کون ہے جو تمہیں رزق سے بے نیاز کردے
  - رزق سے مراد بارش بھی ممکن ہے جو رزق کا ذریعہ بنتی ہے (اگر ایک سال تک بارش نہ ہو تو کیسی مصیبت کھڑی ہو جائے)
  - لا مَلْجَأَ وَلا مَنْجا مِنْكَ إِلا إِلَيْكَ
  - لوگوں کی زد اور ہٹ دھرمی پہ افسوس کیا گیا ہے کہ ان آفاقی دلائل جن کو جھٹلانے کی یہ جرأت نہیں کرسکتے، کے باوجود یہ اپنی سرکشی اور حق بیزاری پہ ڈٹے ہوئے ہیں

آیت 21

انسان کی ناکامی کے عوامل

- گذشتہ آیات میں دوزخیوں کو لے جانے والے عوامل کا ذکر
- سننے والے کان اور بیدار عقل کا نہ ہونا
- ان آیات میں انسان کی بدبختی اور گمراہی کے چار دوسرے عوامل کا ذکر
- ۱- دھوکہ وفریب (غُرُوْر)   ۲- ہٹ دھرمی (لَّجُّوْا)   ۳- سرکشی (عُتُوٍّ)   ۴- حق سے اعراض یا دوری (نُفُوْرٍ)
- در حقیقت دونوں قسم کے عوامل آپس میں مربوط ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا بری صفات انسان کے کان اور آنکھ پہ پردہ ڈال دیتی ہیں

أَفَمَنْ يَّمْشِىْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى

أَفَمَنْ - کیا پس وہ شخص جو

يَّمْشِىْ - چلتا ہے

- مادہ : م ش ی مَشْی: چلنا، ایک مقام سے دوسرے کی طرف
- الماشیہ : پیدل چلنے والے جانور یا چوپائے (اسی سے مویشی)

مُكِبًّا - اوندھا ہو کر

- مادہ : ك ب ب كَبَّ: الٹ دینا، اندھا گرنا، منہ کے بل گرانا
- مُكِبًّا : اوندھا ہو کر (چلنے والا) (اسم فاعل)

عَلٰی وَجۡهِهٖۤ اَهۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۲﴾

مُكِبًّا

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ على وُجُوهِهِمْ إِلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ

لوگوں کو آگ میں منہ کے بل گرانے والی چیز انکے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہونگی (رواه أحمد ، والترمذي ، وابن ماجه)

عَلٰی وَجۡهِهٖۤ - اپنے منہ کے بل

اَهۡدٰۤی - زیادہ ہدایت یافتہ ہے

اَمَّنۡ یا وہ

عَلَىٰ وَجْهِهِۦٓ أَهْدَىٰٓ أَمَّن يَمْشِى سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾

يَمْشِىْ - چلتا ہے

سَوِيًّا - سیدھا ، برابر

- مادہ : س و ي
- سواء : برابر ، درمیان ، سیدھا
- سَوِيًّا: سیدھا، درست ، صحیح

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ - سیدھی راہ پر

اَفَمَنۡ يَّمۡشِىۡ مُكِبًّا عَلٰى وَجۡهِهٖۤ اَهۡدٰٓى اَمَّنۡ يَّمۡشِىۡ سَوِيًّا
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۲۲﴾

بھلا سوچو، جو شخص اوندھے منہ چل رہا ہو وہ زیادہ صحیح راہ
پانے والا ہے یا وہ جو سیدھے رستے پر برابر چل رہا ہو؟

Is then one who walks headlong, with his face groveling, better guided,- or one who walks evenly on a Straight Way?

آیت 22-

گمراہی کی اصل علت

- ہدایت کی راہ ان پہ کیوں نہیں کھل رہی ؟
- اپنی خوہشات کے غلام ہیں- عقل کی جگہ بھی خواہشات نے لے رکھی ہے- یہ سر جھکائے، آنکھیں بند کیئے خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں
- یہاں بے ایمان، ظالم، ہٹ دھرم اور فریبی لوگوں کو ایسے شخص سے تشبیہ دی گئی ہے جو جانوروں کی طرح منہ نیچا کیے ہوئے اسی ڈگر پر چلا جا رہا ہو جس پر کسی نے اسے ڈال دیا ہو۔
- نہ ٹھیک سے راستہ دیکھ سکتا ہے۔ نہ ہی اپنے اوپر نظر کر سکتا ہے، نہ رکاوٹوں سے باخبر اور نہ ہی سرعت و تیزی

آیت 22

- مومنین کی تشبیہ -ایک عمدہ اور دقیق تشبیہ
- ایسے راست قامت افراد سے جو ہموار، صاف اور سیدھے راستے پر سرعت، قدرت اور پوری آگاہی اور یقین (Conviction) کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں
- یہ ہدایت کی شاہراہ ہے اور یہ حق کے راہی ہیں
- عقل، سوچ بچار، غور وتدبر، یقین، فطرت شناسی انسانیت کا شرف اور تمغۂ امتیاز ہیں
- ان سے عاری ہو کر انسان حیوانیت کے درجے میں اتر جاتا ہے جسکا ذکر قرآن میں بارہا مرتبہ کیا گیا ہے

دو قسم کے انسانوں کے "طرزِ زندگی" کا نقشہ و تقابل

- ایک وہ انسان وہ ہیں جو حیوانی سطح پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جیسے ان کی حیوانی جبلت انہیں چلا رہی ہے بس اسی طرح وہ چلے جا رہے ہیں
- بظاہر تو وہ اپنی زندگی کی منصوبہ بندیاں بھی کرتے ہیں، معاشی دوڑ دھوپ میں بھی سرگرم عمل رہتے ہیں، کھاتے پیتے بھی ہیں اور دوسری ضروریات بھی پوری کرتے ہیں، لیکن یہ سب کچھ وہ اپنے جبلی داعیات کے تحت۔ جبلی داعیات کی تعمیل و تکمیل کے علاوہ ان کے سامنے زندگی کا کوئی اور مقصد نہیں
- دوسرا وہ شخص جو سیدھے راستے پر انسانوں کی طرح سیدھا کھڑے ہو کر چل رہا ہے۔ اس کے مصداق وہ لوگ جنہوں نے اپنی منزل طے کر رکھی ہے۔ وہ طے شدہ منزل پر پہنچانے والے درست راستے کا تعین بھی کر چکے ہیں اور پوری یکسوئی کے ساتھ اس راستے پر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں
- ظاہر ہے دنیا میں ان لوگوں کی منزل دنیا نہیں دین اور اقامت دین ہے جبکہ آخرت کے حوالے سے وہ رضائے الٰہی کے حصول کے متمنی ہیں

دو قسم کے انسانوں کے "طرزِ زندگی" کا نقشہ و تقابل

- یہ حقیقت بھی واضح کردی گئی ہے کہ جس انسان کا نظریہ یا آئیڈیل بلند ہوگا اس کی شخصیت بھی بلند ہوگی
- جبکہ گھٹیا آئیڈیل کے پیچھے بھاگنے والے انسان کی سوچ اور شخصیت بھی گھٹیا ہو کر رہ جائے گی۔
- يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ (الحج - 73)

قُلْ هُوَالَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ

قُلۡ - کہ دیجیئے !

هُوَالَّذِیۡۤ - وہی تو ہے جس نے

اَنۡشَاَکُمۡ - پیدا کیا تمہیں

وَ جَعَلَ لَکُمُ - اور بنائے ہیں تمہارے لیے

السَّمۡعَ - کان وَ الۡاَبۡصَارَ - اور آنکھیں

قرآن مجید میں جب انسان کی طبعی صلاحیتوں یا حواس کا تذکرہ ہوتا ہے تو السَّمۡعُ (سماعت) کا ذکر پہلے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی علم کے ذرائع میں پہلا اور بنیادی ذریعہ اس کی سماعت ہے

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَالْاَفْـِٕدَةَ - اور دل* فُؤادٌ کی جمع

- فَادَ سے مشتق ہے فَأدَ اللحم گوشت کو آگ پہ بھوننا
- عربی میں "فئید" کسی سبزی یا گوشت وغیرہ کی بھجیا کو کہا جاتا ہے اس لفظ (فئید) میں نتیجہ یا خلاصہ وغیرہ کا مفہوم پایا جاتا ہے
- اس لفظ کا مادہ وہی ہے جس سے لفظ "فائدہ" مشتق ہے اور لفظ " فائدہ " کے معنی کسی چیز کے اس جوہر یا لب لباب کے ہیں جو اس چیز میں سے اصل مقصود ہوتا ہے
- کسی تفصیل کے خلاصہ یا کسی کام کے نتیجہ کو فائدہ کہا جاتا ہے۔
- جیسے پرانی کتب میں نتیجے کیلیئے لفظ فائدہ لکھا جاتا تھا

لفظ فؤاد کے مفہوم اور انسانی حواس کے ساتھ اس کے تعلق

- حواس انسانی اپنے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کرکے دماغ تک پہنچاتے ہیں
- دماغ ان معلومات کو process کرتا ہے
- پہلے سے موجود اپنے ذخیرۂ معلومات کے ساتھ ان کا تطابق (tally) یا تقابل (compare) کرکے اس سارے عمل سے کوئی نتیجہ اخذ کرتا ہے
- پھر اس نتیجہ کو اپنے ذخیرۂ معلومات (memory) میں محفوظ (store) کرلیتا ہے
- اسی ذخیرۂ معلومات کا نام **علم** ہے اور انسان کی وہ قوت یا صلاحیت جو اس سارے عمل کو ممکن بناتی ہے اس پر **فواد** کا اطلاق
- عرف عام میں اس قوت یا صلاحیت کو عقل یا شعور کہا جاتا ہے

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَالْاَفْـِٕدَةَ

- فُؤَادٌ کا عام طور پر ترجمہ "دل" کیا جاتا ہے لیکن اصل میں اس سے مراد انسان کی وہ صلاحیت ہے جس کی مدد سے وہ دستیاب معلومات کا تجزیہ کرکے نتائج اخذ کرتا ہے۔ چنانچہ اس لفظ میں عقل یا سمجھ بوجھ کا مفہوم بھی شامل ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم کے اکتساب و استعمال کے لیے حواس خمسہ (جن میں سے دو اہم ترین حواس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے) اور عقل سے نوازا ہے اور اس لحاظ سے اس کی ان صلاحیتوں کا احتساب بھی ہوگا
- اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔـوْلًا

وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

قَلِيْلًا - بہت تھوڑا، بہت کم ہے

مَّا - جو

تَشْكُرُوْنَ - تم شکرادا کرتے ہو

- شکر : کسی نعمت کا اعتراف اور اظہار
- اسکا متضاد۔ کفر : نعمت کو بھلا دینا اور چھپا دینا
- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ
- تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اسے کفرانِ نعمت سے بدل ڈالا اور (اپنے ساتھ) اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا

قُلۡ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ
وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اِن سے کہو اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تم کو سننے
اور دیکھنے کی طاقتیں دیں اور سوچنے سمجھنے والے دل
دیے، مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو

Say: "It is He Who has created you (and made you grow), and made for you the faculties of hearing, seeing, feeling and understanding: yet] how seldom are you grateful

آیت 23

☆ اللہ نے سماعت، بصارت، اور دل و دماغ کی بہترین صلاحیتیں کسی اعلیٰ مقصد کے لیئے دی ہیں

☆ ان صلاحیتوں سے کام نہ لینا

○ اپنے رب کو نہ پہچاننا

○ اپنی زندگی کے مقصد کو نہ جاننا

○ عقل اور دل کو اپنی خواہشوں کا مرکز بنا لینا

☆ گویا چوپائیوں کی تقلید ہے

☆ اقرار توحید کے لیئے نفس سے (انفسی) دلیل

لَهُمْ قُلُوبٌ لاَيَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لاَيُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لاَيَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ۔ 7/179

آیت 23

- لوگوں کی محرومی اور ناقدر شناسی پہ افسوس۔
- اللہ نے تو ایک بلند مقصد کے لیئے دل دماغ کان اور آنکھوں کی عظیم نعمت سے آراستہ کیا لیکن تم انتہائی ناشکرے اور ناقدرے نکلے کہ ان صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی بجائے تم نے چوپایوں کی تقلید کی
- تم ان نعمتوں سے اور سارے کام لو لیتے ہو مگر بس وہی ایک کام نہیں لیتے جس کے لیے یہ دی گئی تھیں (کیا یہ ناشکری یعنی کفر کی انتہا نہیں)
- دنیا میں جس کام کو آیا تھا تو نذیر

خانہ خراب تجھ سے وہی کام رہ گیا (نذیر اکبر آبادی)